مولانا محمد اسرار ابن مدنی
رکن موتمر المصنفین

۲۳ مارچ یوم پاکستان

سیاسی اور فوجی قائدین مولانا ابوالکلام آزاد کو غلط ثابت کریں!

معروف صحافی جیو اینکر پرسن کامران خان کا اپنے پروگرام میں اظہار خیال

---

۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو قرارداد پاکستان لاہور میں پاس ہوئی اور اس کے سات سال بعد مملکت خداداد پاکستان معرض وجود میں آئی۔ ابتدائے تاسیس سے لیکر تا حال اس دن کو "یوم پاکستان" کے نام سے انتہائی جوش و خروش سے منایا جاتا ہے، چنانچہ امسال بھی اس قومی دن کی مناسبت سے میڈیا پر بہت کچھ نشر ہوا۔ لیکن جیو نیوز ٹی وی چینل کے معروف اینکر پرسن اور سینئر صحافی جناب کامران خان نے پاکستان کی ۶۳ سالہ تاریخ میں پہلی بار یوم پاکستان کے حوالے سے کچھ تلخ حقائق بھی بیان کئے جسے پاکستان کی نظریاتی 'سیاسی' درد دل رکھنے والے حلقوں اور مذہبی شخصیات نے بہت سراہا۔ پھر خصوصاً مولانا ابوالکلام آزادؒ کے ارادت مندوں اور اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے طبقے میں اس پروگرام کو خوب پذیرائی ہوئی۔ پروگرام میں کامران خان نے تقسیم ہند اور پاکستان کے متعلق امام الہند حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ کے انٹرویوز اور تقاریر کے اقتباسات نقل کئے۔ جس میں حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ نے آج سے ۶۷ سال پہلے پاکستان کے متعلق جو کچھ فرمایا تھا وہ نظریات اور اندیشے آج سو فیصد درست ثابت ہو رہے ہیں' بلاشبہ پاکستان کے سب سے بڑے ٹی وی نیٹ ورک پر کامران جیسے سینئر صحافی کی زبان سے مولانا ابوالکلام آزادؒ کے افکار و خیالات کی تشہیر اور ان کی سیاسی فکر و بصیرت کو مثبت انداز میں پیش کرنا یقیناً حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ کی زندہ کرامت ہے۔ ورنہ اس سے پہلے پاکستان میں مولانا آزادؒ اور حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کے افکار و نظریات کے متعلق لب کشائی کرنا غداری کے زمرے میں شمار ہوتا تھا۔ نیز تاریخ سے بے بہرہ صحافی اور نام نہاد محققین گزشتہ ساٹھ برسوں سے دن رات ان کے افکار و نظریات' اندیشوں اور ان کی سیاست کا مذاق و طنز و تشنیع کرتے تھے۔ حالانکہ ان اکابرین کی نیت پاکستان کے بارے میں سو فیصد درست تھی اور انہوں نے تقسیم ہند کے بعد پاکستان کو ایک مقدس مسجد کی حیثیت دی تھی۔ آج اگرچہ ان اکابرین کے دفاع کا پاکستان میں کوئی موثر پلیٹ فارم موجود نہیں اکا دکا محققین ہی اپنے طور پر اکابرین کے دفاع میں مصروف عمل ہیں۔ یہ

انٹرویو اور خدشات پڑھ کر انسان حیران رہ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان اکابرین کو کیسی زبردست عقلِ سلیم عطا فرمائی تھی۔ زیرِ نظر پروگرام میں مولانا آزادؒ کا ہر جملہ' ہر سطر جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے یا قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید کا حقیقی مصداق ہے۔ گوکہ اس پروگرام کے کچھ حصوں سے ادارے کو کلی اتفاق نہیں اور اس کے بعض حصوں سے اختلاف کی گنجائش موجود ہے۔ قارئین ''الحق'' کی معلومات اور دلچسپی کیلئے اس پروگرام کو ریکارڈنگ سے احاطہ تحریر میں دارالعلوم کے لائق فاضل محمد اسرار حقانی نے بڑی محنت کیساتھ نقل کیا ہے۔ اس حساس موضوع کے حوالے سے علم و تحقیق سے وابستہ اور خصوصاً تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ اس حوالے سے اپنی نگارشات ماہنامہ ''الحق'' کی زینت بنا سکتے ہیں۔ ادارے کی اس تنقیدی اشاعت سے قطعاً کوئی اور معنی نہ تراشے جائیں۔ الحمدللہ ایمان کی دولت کے بعد پاکستان کی ریاست سے محبت اور وفاداری ہمیں ہر چیز سے مقدم ہے۔ خود احتسابی اور اپنی غلطیوں کی اصلاح کیلئے چند لمحوں کیلئے تمام پاکستانیوں کو ٹھنڈے دماغ سے سوچنا چاہیے کہ اس عرصہ دراز میں ہم نے کیا پایا اور کیا کھویا؟.................. (راشد الحق سمیع)

قرارداد پاکستان:

جناب کامران خان نے پروگرام کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ آج کا پروگرام ہم نے نذر کیا ہے' 72 سال قبل منظور کیے جانے والی قرارداد کے نام جس پر پاکستان کی نظریاتی بنیاد رکھی گئی تھی' اور جسے قرارداد پاکستان کہا جاتا ہے۔ اسی قرارداد کے منظور ہونے کے 7 سال بعد پاکستان کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ آج پاکستان جس کی عمر 65 سال ہوچکی ہے اس پاکستان سے بالکل مختلف نظر آتا ہے جو اس وقت قرارداد قبول کرنے والوں اور ترتیب دینے والوں نے سوچا تھا۔ آج کا پاکستان نہ صرف اس قرارداد سے مختلف ہے بلکہ بانیان پاکستان نے جو خواب دیکھا تھا اور پاکستان کی تحریک چلانے والوں کروڑوں لوگوں نے پاکستان کا جو خواب دیکھا تھا اس سے بالکل مختلف نظر آتا ہے۔

یہ وہ پاکستان نہیں جس پر ہم فخر کرسکیں:

ہمیں یہ قبول کرلینا چاہیے کہ یہ پاکستان وہ پاکستان نہیں ہے. جس کی ہم تمنا کرتے تھے یے وہ پاکستان نہیں جس پر ہم فخر کرسکیں بلکہ یہ پاکستان وہ پاکستان نظر آتا ہے جو دراصل کانگریس سے منسلک اور ہندوستان کی تقسیم قبول نہ کرنے والے مسلمان رہنما دکھاتے تھے...... آج اگر پاکستان کی اصل شکل دیکھیں تو وہی شکل نظر آتی ہے جو اس وقت میں دکھائی گئی تھی' پاکستان کے نام کے خلاف مسلمان رہنماؤں کی جانب سے جو کہتے تھے کہ پاکستان کے نام پر ہندوستان کی تقسیم دراصل مسلمانوں کے لئے کوئی بہت اچھا فارمولا نہیں ہے۔ اور اس خطے برصغیر میں رہنے والے مسلمانوں کی فلاح کا یہ منصوبہ درست نہیں۔ خاکم بدہن یہ بات سو فیصد تو صحیح ثابت نہیں ہوئی لیکن مکمل طور پر غلط بھی

ثابت نہیں ہوئی ہے......اسی قسم کی ایک تصویر ہمیں دکھائی جاتی تھی۔قیام پاکستان سے قبل ان مسلمان رہنماؤں کی جانب سے جو دراصل کانگریس سے منسلک تھے جو کہ تقسیم ہند کے خلاف تھے' ان میں شامل تھے۔

قائداعظم کی مولانا آزاد کے بارے میں رائے:

اس وقت کے کانگریس کے صدر مولانا ابوالکلام آزاد! کانگریس کی سربراہ کی حیثیت سے مولانا ابوالکلام آزاد کی ہر ممکن کوشش تھی کہ ہندوستان کی تقسیم نہ ہو۔ان کا کہنا تھا کہ ہندوستان کی تقسیم سے مسلمانوں کی فلاح یقینی نہیں ہے بلکہ مسلمانوں کے لئے پریشانی کا مواد اور سامان پیدا ہوسکتا ہے۔اسی لئے جو پاکستان بننے جارہا تھا' مولانا آزادؒ اس کی جو منظر کشی کرتے تھے۔اس وقت کے لوگ اس سے Agree (قبول) نہیں کرتے تھے۔اور اسی وجہ سے قائداعظم محمد علی جناح' مولانا ابوالکلام آزاد کو کانگریس کا شو بوائے (Show Boy) کہتے تھے......قائداعظم کے بقول مولانا ابوالکلام آزاد کو اس لئے کانگریس کا صدر بنایا گیا تھا تاکہ ہندوستان کی تقسیم کو روکنے کی کوشش کی جاسکے۔جبکہ مولانا ابوالکلام آزاد کہتے تھے کہ وہ نظریاتی طور پر اور اپنے (Vision) کے لحاظ سے سمجھتے ہیں کہ پاکستان جس طرح سے بنایا جارہا ہے آگے چل کر پاکستان کیلئے بڑے سنگین مسائل کھڑے ہوں گے۔اس لئے پاکستان کا جو خواب مولانا ابوالکلام آزاد دیکھتے تھے' آج اس پر نگاہ ڈالنا بہت ضروری ہے' کیونکہ وہ خواب غلط نظر نہیں آتا وہ خواب اور اس کی تعبیر بھی اتفاقاً کچھ کچھ صحیح نظر آتا ہے۔('' کچھ کچھ '' نہیں بلکہ 99% درست ثابت ہوئے) اگرچہ اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے دل نہیں چاہ رہا......

ہفت روزہ چٹان کو انٹرویو:

اس خواب کی تصویر کشی اس وقت مولانا ابوالکلام آزاد اپنے مختلف تقاریر اور انٹرویوز میں کرتے رہے۔اسی قسم کا ایک انٹرویو انہوں نے دیا تھا' اس وقت شائع ہونے والے جریدے ''چٹان'' کو جس کے مدیر جناب شورش کاشمیری تھے' شورش کشمیریؒ نے یہ انٹرویو اپریل ۱۹۴۶ء میں لیا تھا...... یہ تقریباً ہندوستان کی تقسیم سے سوا سال پہلے پاکستان کے مستقبل کے بارے میں پوچھا تھا کہ برصغیر اور پاکستان اگر بنتا ہے تو اس کا رنگ روپ کیا ہوگا؟ اور اس کا مستقبل کیا ہوگا؟......اس انٹرویو کا دورانیہ تقریباً دو ہفتے تھا...... جو بعد میں شورش نے پاکستان بننے کے بعد انہوں نے اپنی کتاب ''ابوالکلام آزاد'' میں شائع کیا۔ذرا غور سے دیکھئے اس کے اقتباسات!

ابوالکلام آزاد پاکستان کے بارے میں جو (Future) مستقبل دیکھتے تھے...... پاکستان کے بارے میں ان کا جو (vision) تھا اس میں ثابت کرتا ہے کہ وہ غلط ہے' غلط ہے' اور غلط ہے۔لیکن فی الحال ایسا لگتا ہے کہ وہ vision اور وہ تصویر جو مولانا آزاد دیکھ رہے تھے وہ غلط ہے۔لہٰذا دیکھئے اس انٹرویو کے اقتباسات! اور پھر فیصلہ کیجئے:

مشرقی اور مغربی پاکستان کے متعلق پیشگوئی:

اپریل ۱۹۴۶ء میں مولانا ابوالکلام آزاد نے فرمایا:

''جناح اور لیاقت علی خان جب تک زندہ ہیں اس وقت تک مشرقی پاکستان کا اعتماد متزلزل نہیں ہوسکتا'' لیکن دونوں رہنماؤں کے بعد ایک چھوٹا سا واقعہ بھی ناراضگی اور اضطراب پیدا کرسکتا ہے۔

مولانا آزاد پیش گوئی کرتے ہیں: ''میں محسوس کرتا ہوں کہ مشرقی پاکستان کے لئے بہت طویل مدت تک مغربی پاکستان کے ساتھ رہنا ممکن نہیں ہوگا' دونوں خطوں میں کوئی بھی قدر مشترک نہیں ہے سوائے اس کے دونوں طرف رہنے والے اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔''

مولانا آزاد فرماتے ہیں کہ: ''حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں کہیں بھی مسلمان پائیدار سیاسی اتحاد پیدا ہی نہ کرپائے' عرب دنیا کی مثال ہمارے سامنے ہے'' مولانا آزاد کہتے ہیں: ''مشرقی پاکستان کی زبان' رواج' اور رہن سہن' مغربی پاکستان کی اقدار سے مکمل طور پر مختلف ہیں''

پاکستان میں عالمی قوتوں کی مفادات کی جنگ:

انہوں نے آگے چل کر اس انٹرویو میں کہا: ''پاکستان کے قیام کی گرم جوشی ٹھنڈے پڑتے ہی اختلافات کے سامنے آنے شروع ہوجائیں گے جو جلدی ہی اپنی بات منوانے کی حد تک پہنچ جائیں گے' عالمی قوتوں کے مفادات کی جنگ میں یہ اختلافات شدت اختیار کریں گے اور پاکستان کے دونوں حصے الگ ہوجائیں گے۔

ہم نے کیا کھویا کیا پایا:

یاد رہے کہ یہ بات مولانا ابوالکلام آزاد اپریل ۱۹۴۶ء میں کہہ رہے ہیں: ''مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے بعد مغربی پاکستان خطے میں موجود تضادات اور اختلافات کا میدان بن جائے گا۔ پنجاب' سندھ' سرحد اور بلوچستان کا قومیائی تشخص بیرونی مداخلت کے دروازے کھول دے گا۔''

''وہ وقت دور نہیں ہوگا جب عالمی قوتیں پاکستان کی سیاسی قیادت میں موجود مختلف عناصر کو استعمال کر کے اس کے حصے بخرے کردیں گے جیسا کہ بلکان اور عرب ریاستوں کے ساتھ کیا گیا......اس وقت ہوسکتا ہے کہ ہم اپنے آپ سے یہ سوال کرے کہ ہم نے کیا کھویا اور کیا پایا۔''

مسلمان تاجروں کی خود فریبی:

مولانا ابوالکلام آزاد آگے کہتے ہیں: ''اصل معاملہ یقینی طور پر مذہب کا نہیں بلکہ معاشی ترقی کا ہے۔ مسلم کاروباری قیادت کو اپنی صلاحیت اور ہمت پر شکوک وشبہات ہیں۔ مسلمان کاروباری حضرات کو سرکاری سرپرستی اور مہربانیوں کی اتنی عادت پڑ چکی ہے کہ وہ نئی آزادی اور خود مختاری سے خوفزدہ ہیں۔ وہ قومی نظریے کی آڑ میں اپنے خوف کو چھپاتے

ہیں اور ایسی مسلمان ریاست چاہتے ہیں جہاں وہ بغیر کسی مقابلے معیشت پر اپنی اجارہ داری قائم کرسکیں...... یہ دیکھنا انتہائی دلچسپ ہوگا کہ وہ کب تک اس فریب کاری کو زندہ رکھ سکتے ہیں"

محترم قارئین! پاکستان کی موجود سیاسی اور عسکری قائدین کو مولانا ابوالکلام آزادؒ کے اس پیش گوئی کو غلط ثابت کرنا ہوگا لیکن ابھی تک یہ غلط ثابت نہیں ہو رہی......

پاکستان کو درپیش سنگین مسائل (قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید)

اسی انٹرویو میں مولانا آزاد فرماتے ہیں: "میں سمجھتا ہوں کہ اپنے قیام سے ہی پاکستان کو بہت سنگین مسائل کا سامنا رہے گا......جن میں شامل ہیں۔

۱: کئی مسلم ممالک کی طرح پاکستان کی نااہل سیاسی قیادت فوجی آمروں کی راہ ہموار کرے گی

۲: پاکستان پر بیرونی قرضوں کا بھاری بوجھ ہوگا

۳: پاکستان کا پڑوسیوں سے دوستانہ تعلقات کا فقدان اور جنگ کے امکانات ہوں گے

۴: پاکستان میں داخلی شورش اور علاقائی تنازعات ہوں گے۔

۵: پاکستان کے صنعت کاروں اور نو دولتیوں کے ہاتھوں قومی دولت کی لوٹ مار ہوگی۔

۶: پاکستان کے نو دولتیوں کے استحصال کے نتیجے میں طبقاتی جنگ کا تصور پیدا ہوگا۔

۷: پاکستان میں نوجوانوں کی مذہب سے دوری اور عدم اطمینان اور نظریہ پاکستان کا خاتمہ ہو جائے گا۔

۸: پاکستان پر کنٹرول حاصل کرنے کے لئے عالمی قوتوں کی سازش بڑھیں گی۔

مولانا ابوالکلام آزاد نے مزید فرمایا: "اس صورتحال میں پاکستان کا استحکام دباؤ کا شکار رہے گا۔اور مسلم ممالک اسے کسی بھی طرح کا تعاون فراہم کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں گے۔

شرائط کے بغیر دیگر ذرائع سے بھی مدد نہیں آئے گی اور پاکستان نظریاتی اور سرحدی سمجھوتوں پر مجبور ہو جائے گا"

محترم حاضرین! پاکستان کا یہ انجام اپریل ۱۹۴۶ء میں مولانا ابوالکلام آزاد نے بیان کیا تھا۔عمومی طور پر ان کے خیالات کو مسترد کردیا گیا تھا۔

پاکستان بنانے والوں کی جانب سے...... پاکستان کی تحریک چلانے والوں لوگوں کی جانب سے ان کروڑوں مسلمانوں کی جانب سے جو پاکستان کی تحریک چلا رہے تھے۔اور مسلمانوں کے لئے ایک نیا خطہ تجویز کر رہے تھے۔ظاہر ہے ان کے ذہن میں یہ نہیں ہوگا کہ آگے چل کر اس ملک کی قیادت چاہے وہ سیاسی ہو یا فوجی ہو وہ ملک کو اسی انجام کی طرف سے جائے گی جس کی پیش گوئی مولانا ابوالکلام آزاد نے کی تھی۔

مولانا آزاد کی تاریخی تقریر:

مولانا ابوالکلام آزاد نے تقسیم ہند اور پاکستان کے متعلق جو کچھ بیان فرمایا تھا اس کا تھوڑا سا خاکہ پیش کیا گیا۔ مولانا آزاد کا مکمل اصرار تھا کہ تقسیم ہند مسلمانوں اور مسلمان قوتوں کے لئے ہرگز درست نہیں ہے' اسی حوالے سے انہوں نے مختلف مواقع پر تقاریر کیئے ان میں سے ایک تاریخی تقریر میں انہوں نے اس بات پر زور دیا تھا کہ دراصل تقسیم ہند سے مسلمانوں کی تقسیم ہوجائے گی اور اس سے سراسر مسلمانوں کو نقصان ہوگا۔ لہٰذا مولانا ابوالکلام آزاد کے افکار کو خود انہی کی زبان میں ملاحظہ کیجئے۔

تقسیم کے بعد مسلمانوں کی ساری صلاحیتیں تقسیم ہو کر ضائع ہو جائیں گی:

''اس سرزمین کو پاک اور ناپاک کے درمیان تقسیم کرنا اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔ دوسری یہ کہ پاکستان کی یہ سکیم ایک طرف سے مسلمانوں کے لئے شکست کی علامت ہے۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد دس کروڑ کے اندر ہے اور وہ اپنی زبردست تعداد کے ساتھ ایسی مذہبی ور معاشرتی صفات کے حامل ہیں کہ ہندوستان کی قومی اور وطنی زندگی اور پالیسیوں اور نظم ونسق کے تمام معاملات پر فیصلہ کن اثر ڈالنے کی طاقت رکھتے ہیں' پاکستان کی سکیم کے ذریعے ان کی ساری قوتیں' صلاحیتیں تقسیم ہو کر ضائع ہو جائے گی۔

مولانا آزادؒ کے متعلق قائداعظم کا موقف:

محترم حاضرین! ظاہر ہے تقسیم سے قبل یہ کانگریس پارٹی کا نظریہ ہے ضروری نہیں کہ ہم مذہبی اور قومی جذبے سے سرشار ہو کر ان نظریات کو جب ہم نے تسلیم نہیں کیا اور ضروری نہیں کہ آج بھی تسلیم کرے لیکن یہ ایک Point of View ضرور ہے جو کہ ہم نے تاریخ کے اوراق سے لے کر آج کے دن کی مناسبت سے پیش کیا' مولانا آزاد یہ بھی کہتے رہے کہ تقسیم کے بعد پاکستان میں مغرب کا تسلط قائم ہوگا...... یہ بات بھی غلط ثابت نہیں ہورہی......ملاحظہ کیجئے۔

تقسیم کا نظریہ برطانیہ کے مفاد میں تھا:

مولانا آزاد فرماتے ہیں: ''میرے بھائیوں میں اس واقعے کا آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جب لارڈ ماؤنٹ بیٹن ہندوستان کے وائسرائے مقرر ہو کر آئے' اس نے سردار پٹیل' جواہر لال نہرو' گاندھی' اور دیگر کانگریس رہنماؤں کو تقسیم کا نظریہ قبول کرنے پر آمادہ کیا۔ بالآخر تین جون 1947ء کو دو ریاستوں کو تقسیم کرنے کی تجویز کا اعلان کر دیا گیا۔

میرے بھائیو! دراصل یہ اعلان نہ تو ہندوستان کے مفاد میں تھا اور نہ مسلمانوں کے مفاد میں ......اس سے صرف برطانوی مفاد کی حفاظت مقصود تھی۔ اس لئے کہ ہندوستان کی تقسیم اور مسلمان اکثریت کی صوبوں کی الگ ریاست قائم کرنے سے برطانیہ کو برصغیر میں اپنے پاؤں ٹھکانے کا موقع حاصل ہو جاتا تھا' وہ ایک ایسی ریاست جس میں مسلم لیگ کے نامزد برطانیہ کے پسندیدہ افراد برسر اقتدار آجائیں گے...... مستقل طور پر برطانیہ کے زیر اثر رکھی جاسکتی تھی......

اوراس کا اثر بھی ہندوستان کے رویے پر لازمی ہوگا۔ ہندوستان جب دیکھے گا کہ پاکستان میں انگریزوں کا اثر ہے تو وہ اپنے یہاں بھی انگریزوں کے مفاد کا لحاظ رکھے گا۔

تقسیم ہند اور قتل وغارتگری:

آخرکار 14 اگست کو ہندوستان تقسیم کرلیا گیا۔ پاکستان اور ہندوستان کی دو آزاد ریاستیں وجود میں آ گئی۔ جو یکساں طور پر برطانوی ممبر بننے پر راضی ہوگئی اور پھر وہ بدترین خدشات صحیح ثابت ہونے لگی۔ ایک فرقہ دوسرے فرقے کا بدترین دشمن بن کر قتل عام غارت گری اور لوٹ مار پر اتر آیا۔ خون کی ندیوں کے ساتھ دونوں ملکوں سرحدیں کھینچ جانی لگی۔ اور افسوس یہ مسلمان تقسیم در تقسیم ہوکر رہ گئے۔

قارئین کرام! انگریز کی یہ سازش تھی یا نہیں لیکن بہر حال ہوا وہی انجام جس کی طرف مولانا ابوالکلام آزادؒ اشارہ کررہے تھے کہ ایک تو پاکستان میں مغرب کا تسلط قائم ہوگا پھر اس کے مقابلے میں بھارت میں بھی مغرب کا تسلط ہوگا۔ اور ایک دوسرے کو مغرب ہی آپس میں لڑائے گا۔

انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ پاکستان بننے کے بعد پاکستان میں مسلمانوں کی قوت تقسیم ہوجائے گی جس کی وجہ سے مغرب کا ایسا تسلط قائم ہوگا' جس سے چھٹکارا ممکن نہیں ہوگا۔ دراصل بانیان پاکستان کے مستقبل کے بارے میں یہ تصور نہیں کیا تھا۔ اسلئے مولانا آزاد اپنی انٹرویوز اور تقاریر میں مسلسل یہ کہتے رہے تھے کہ جب قائداعظم محمد علی جناح اور لیاقت علی اور سیاسی شعور والی قیادت نہیں ہوگی لہٰذا یہ ملک مغربی تسلط کی طرف دھکیل دی جائے گی اسی لئے مولانا ابوالکلام آزاد کا کہنا تھا۔

مسلم لیگ برطانوی حکومت کا پروردہ:

''اگرچہ ہندوستان نے آزادی حاصل کرلی' لیکن دونوں کے درمیان اتحاد باقی نہیں رہا ہے۔ پاکستان کے نام سے جو نئی ریاست وجود میں آئی ہے۔ جس میں برطانیہ کے پسندیدہ افراد کا برسراقتداء طبقہ وہ ہے جو کہ برطانوی حکومت کا پروردہ رہا ہے۔ اس کے طرز عمل میں خدمت خلق اور قربانی کا کوئی شائبہ نہیں رہا ہے......اور صرف اپنی ذاتی مفاد کے لئے مسلم لیگ کے کاموں میں شریک ہوا اور پاکستان کی قیام کا صرف ایک ہی نتیجہ نکلا ہے کہ برصغیر میں مسلمانوں کی پوزیشن کمزور ہوجائے۔

نوٹ: پروگرام میں اگرچہ پاکستان کے دیگر مسائل خصوصاً قتل وغارت گری' لوٹ کھسوٹ' کرپشن وغیرہ پر بھی روشنی ڈالی گئی' اسی طرح پاکستان کے قومی ہیروز کے نام سے بھی ایک سلسلہ پیش کیا گیا' لیکن اہم ترین حصہ وہی ہے جو ہم نے مذکورہ سطور میں بیان کیا۔